فسٹیولا

بیگم جان کی کہانی

مظفر آباد کی بیگم جان فوٹو گرافروں کے کیمروں اور فلش لائٹوں کے سامنے تھیں۔ زندگی میں کبھی ان کی اتنی تصویریں نہیں کھینچی گئیں۔ اس روز وہ کراچی کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل کے سامعین کے ہجوم سے بھرے ہوئے شاندار ہال میں ایک ایسی تقریب میں سب کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھیں، جو انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ یاد رہے گی۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو جب پاکستان کے شمالی علاقوں میں تباہ کن زلزلہ آیا، اس وقت بیگم جان مظفر آباد میں اپنے گھر میں زچگی کے عمل سے گزر رہی تھیں۔ زلزلے نے مکان تباہ کر دیا۔ بیگم جان ۱۰ گھنٹے تک ملبے میں دبی رہیں۔ جب انہیں ملبے سے نکالا گیا تو وہ بے ہوش تھیں، بچہ مر چکا تھا۔ مقامی دائی نے انہیں مردہ بچے سے نجات دلائی، لیکن اس حادثے کے بعد بیگم جان کا اپنے پیشاب پر قابو نہیں رہا۔ ان کا پیشاب ہر وقت بہنے لگا، کپڑے ہر وقت پیشاب سے تر رہتے اور جسم سے ہر وقت بدبو کے بھبکے اٹھتے رہتے۔ بیگم جان کے لیے زندگی ایک عذاب بن گئی۔ وہ فسٹیولا کی مریض بن گئی تھیں!

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جنرل اور پاکستان نیشنل فورم آن ویمنز ہیلتھ کے روحِ رواں ڈاکٹر شیر شاہ سیّد ان دنوں امدادی سرگرمیوں کے سلسلے میں مظفر آباد میں تھے۔ انہیں جب بیگم جان کے بارے میں علم ہوا تو ایدھی ٹرسٹ کے تعاون سے انہوں نے بیگم جان کو کراچی منتقل کرایا۔ ڈاکٹر عزیز عبداللہ، ڈاکٹر شیر شاہ اور ان کی ٹیم نے عطیہ جنرل اسپتال، ملیر میں دسمبر ۲۰۰۵ء اور جنوری ۲۰۰۶ء میں بیگم جان کے علاج کے لیے تین آپریشن کیے جن کے نتیجے میں بیگم جان صحت یاب ہو گئیں۔

۲۸ جنوری ۲۰۰۶ء کو ایک مقامی ہوٹل میں فسٹیولا ریپیئر پروجیکٹ کی افتتاحی تقریب میں بیگم جان اپنے

شوہر عالم دین اور ۱۰ سالہ بیٹی کے ساتھ شریک تھیں۔ ڈاکٹر نفیس صادق نے انہیں نیا جوڑا پیش کیا جو اس بات کی علامت تھا کہ بیگم جان کو پیشاب بہنے کی بیماری سے نجات مل گئی ہے اور اب ان کا لباس خشک اور پاک رہے گا۔

فسٹیولا کیا ہے اور کیوں ہوتا ہے؟

حمل اور زچگی کے دوران ماں کی صحیح دیکھ بھال اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کے جسم میں کئی طرح کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور انہیں بعض ایسی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں جو زندگی بھر کے لیے معذور بنا دیتی ہیں۔ ان بیماریوں اور معذوریوں میں سب سے تکلیف دہ بیماری فسٹیولا ہے جو نہ صرف جسمانی اذیت کا باعث ہوتی ہے بلکہ اس کے شدید نفسیاتی اور سماجی اثرات عورت کو تباہ کر دیتے ہیں۔

اگر زچگی کا عمل تربیت یافتہ مڈوائف یا کسی تجربہ کار طبی ماہر کی نگرانی کے بغیر خاصی دیر تک جاری رہے اور زچگی کے دوران بچے (fetus) کا سر پیڑو (pelvis) میں پھنس جائے تو اس کی وجہ سے مثانے کے پٹھے (muscles) سر کی مسلسل رگڑ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور ان میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ اس سوراخ کی وجہ سے پیشاب، پیشاب کی نالی (urethra) کے ذریعے باہر آنے کے بجائے عورت کی فَرَج یا جنسی عضو (vagina) کے راستے بہنے لگتا ہے۔ چونکہ وجائنا میں پیشاب کو ارادے کے ذریعے کنٹرول کرنے کا نظام نہیں ہوتا اس لیے پیشاب مسلسل بہتا رہتا ہے۔ اس بیماری کو ویسا کو وجائنل فسٹیولا (VVF) کہتے ہیں۔

کبھی کبھی بڑی آنت کے آخری حصے اور وجائنا کے درمیان کے عضلات میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو عورت کا پاخانہ اس کی وجائنا سے باہر آنے لگتا ہے۔ یہ بیماری ریکٹو وجائنل فسٹیولا (RVF) کہلاتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد فسٹیولا ٹھیک نہیں ہوتا اور عورت کی وجائنا سے ہر وقت پیشاب بہتا رہتا ہے۔ عورت کو ہر وقت کپڑے کی گدی یا پیڈ باندھ کر رکھنا پڑتا ہے تا کہ پیشاب جذب ہوتا رہے۔

فسٹیولا کسی بھی قسم کا ہو، یہ عورت کے لیے شدید جسمانی اور ذہنی تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ ہر وقت پیشاب اور پاخانہ خارج ہونے سے عورت کے جسم سے سخت بدبو آتی ہے۔ اکثر و بیشتر شوہر بیوی کو چھوڑ دیتے ہیں یا گھر سے نکال دیتے ہیں۔ عام لوگ ایسی عورت کو 'ناپاک' سمجھ کر اس سے دور رہتے ہیں اور جسمانی معذوری کا شکار یہ عورت اپنے والدین کے گھر آکر کسی کونے میں محدود ہو جاتی ہے۔

فسٹیولا کیسے ہوتا ہے؟

جن لڑکیوں کی شادی کم عمری میں کردی جاتی ہے ان کا جسم اور ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔ جسم اور ہڈیوں کی مکمل نشوونما سے پہلے اگر ان کے یہاں بچے پیدا ہوں تو انہیں فسٹیولا کی بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔ بڑی عمر کی وہ عورتیں جن کے یہاں زیادہ بچے ہوئے ہوں اور ان کے عضلات اتنے مضبوط نہ رہے ہوں کہ زچگی کے وقت بچے کو باہر دھکیل سکیں، وہ بھی اس تکلیف میں مبتلا ہوسکتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں عورت کے لیے بچے کو باہر دھکیلنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر فسٹیولا کے مرض میں مبتلا عورت کو فوری طبی مدد نہ ملے تو اسے روزمرہ زندگی میں بے انتہا تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

فسٹیولا کا علاج ممکن ہے

ہمارے معاشرے کی ایک بدنصیبی یہ ہے کہ عورتوں کو کمتر درجے کی مخلوق سمجھا جاتا ہے اور ان کے مسائل کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس بیماری کی وجہ سے ہزاروں عورتوں کی زندگی تباہ ہوچکی ہے، جبکہ یہ بیماری قابلِ علاج ہے اور آپریشن کے ذریعے فسٹیولا کی ۹۵ فیصد مریضوں کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ فسٹیولا سے متاثرہ سیکڑوں عورتیں آپریشن کے بعد صحت یاب ہو کر معمول کی زندگی گزار رہی ہیں۔ اپنے خاندان، پڑوس اور محلے، بستی میں فسٹیولا کی مریضہ کی مدد کرکے آپ اسے معمول کی زندگی میں واپس لاسکتی ہیں تاکہ وہ تکلیف دہ بیماری سے چھٹکارہ پاکر ایک بار پھر صحت مند ہو کر اپنے بچوں اور خاندان کی دیکھ بھال کرسکے۔

پاکستان میں فسٹیولا کے مفت علاج کے مراکز

کراچی

ڈاکٹر عائشہ حق، کوہی گوٹھ ویمنز ہسپتال،

کوہی گوٹھ، لانڈھی، کراچی۔

فون: 021-38230856 موبائل: 0333-3026437

اسلام آباد

پروفیسر ڈاکٹر غزالہ محمود، ڈاکٹر کوثر تسنیم بنگش، میٹرنل اینڈ چائلڈ کیئر سینٹر،

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، اسلام آباد۔

فون: 051-9260450 موبائل: 0300-5510525

لاہور

پروفیسر یاسمین راشد، ڈاکٹر طیبہ مجید،

گائنی وارڈ، لیڈی ولنگڈن ہسپتال، لاہور۔

موبائل: 0300-4315535

ملتان

ڈاکٹر محمد علی، ڈاکٹر شاہد راؤ، گائنی وارڈ،

نشتر میڈیکل کالج و ہسپتال، ملتان۔

موبائل: 0333-6174488، 0300-8732882

پشاور

پروفیسر نسرین روبی، ڈاکٹر تنویر شفقت،

گائنی وارڈ، لیڈی ریڈنگ ہسپتال، پشاور۔

فون: 091-5810779 موبائل: 0300-5996425

کوئٹہ

پروفیسر شہناز بلوچ، ڈاکٹر نجمہ غفار، گائنی وارڈ،

بولان میڈیکل کالج و ہسپتال، بریوری روڈ، کوئٹہ۔

موبائل: 0333-7929269

ڈاکٹر سدرک جلال، کرسچن ہسپتال، مشن روڈ، کوئٹہ۔

موبائل: 0300-8381724

پروفیسر سادات خان، ڈاکٹر حق نواز، ڈاکٹر ماشا خان،

سینڈئین سول ہسپتال، کوئٹہ۔

موبائل : 0300-9386561

لاڑکانہ

پروفیسر رفیعہ بلوچ، ڈاکٹر شائستہ ابڑو،

گائنی وارڈ، شیخ زید ویمن ہسپتال، چانڈکا میڈیکل کالج، لاڑکانہ۔

موبائل : 0300-3415322

فسٹیولا ریفرل سینٹرز

کراچی

پروفیسر ڈاکٹر نرگس سومرو، سول ہسپتال، کراچی۔

ڈاکٹر عذرا جمیل، سندھ گورنمنٹ قطر ہسپتال، اورنگی ٹاؤن، کراچی۔

حیدرآباد

پروفیسر ڈاکٹر پشپا سری چند، لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل ہیلتھ سائنسز، جام شورو، سندھ۔

نواب شاہ

ڈاکٹر رضیہ بہادر، پیپلز میڈیکل کالج، سول ہسپتال، نواب شاہ۔

معلومات کے لیے مفت ٹیلیفون کیجیے: 0800-76200

پاکستان نیشنل فورم آن ویمنز ہیلتھ (PNFWH)، پی ایم اے ہاؤس، گارڈن روڈ، کراچی۔

AGA KHAN FOUNDATION
An agency of the Aga Khan Development Network

Koninkrijk der Nederlanden

یہ معلوماتی گوشوارہ سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے آر سی سی: ای سی ڈی پروگرام کے تحت شائع ہونے والے میگزین ''پرورش'' (شمارہ 10) کے لیے تیار کیا گیا ہے۔اس پروگرام کو دی ایمبیسی آف دی کنگڈم آف دی نیدرلینڈز اور آغا خان فاؤنڈیشن، پاکستان کا تعاون حاصل ہے۔

شمارہ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجیے:

سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

پلاٹ نمبر 9، بلاک 7، کہکشاں، کلفٹن 5، کراچی 75600، پاکستان۔

ای میل nurture@ecdpak.com ویب سائٹ: www.ecdpak.com